قیامت کے دن کے حالات

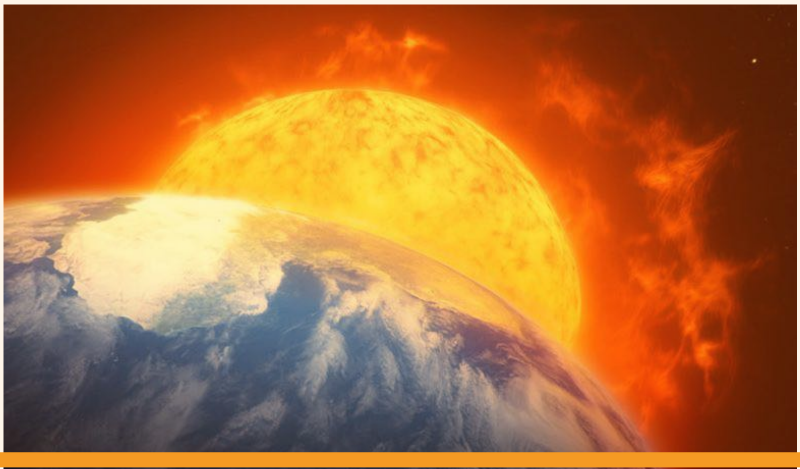

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کا دن

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ () وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ () أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ
عِظَامَهُ () بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ () بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ()
يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ () فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ () وَخَسَفَ الْقَمَرُ () وَجُمِعَ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ () يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ () كَلَّا لَا وَزَرَ () إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ

(القیامۃ:12-1)

نہیں، میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں ! اور نہیں، میں بہت ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں ! کیا انسان گمان کرتا ہے کہ بیشک ہم کبھی اس کی ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں ؟ (ہم انھیں اکٹھا کریں گے) اس حال میں کہ ہم قادر ہیں کہ اس (کی انگلیوں) کے پورے درست کر (کے بنا) دیں۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے (آنے والے دنوں میں بھی) نافرمانی کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے اٹھ کھڑے ہونے کا دن کب ہوگا ؟ پھر جب آنکھ پتھرا جائے گی۔ اور چاند گہنا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کردیے جائیں گے۔ اور انسان اس دن کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ؟ ہرگز نہیں، پناہ کی جگہ کوئی نہیں۔ اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا ٹھہرنا ہے

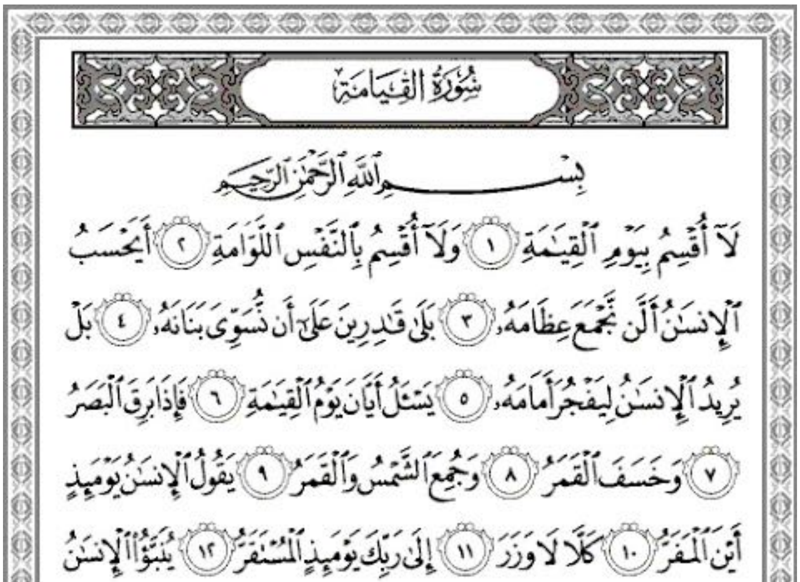
سُورَةُ القِيَامَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ أَيَحْسَبُ
ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ ﴿٤﴾ بَلْ
يُرِيدُ ٱلْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُۥ ﴿٥﴾ يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ ٱلْبَصَرُ
﴿٧﴾ وَخَسَفَ ٱلْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ ٱلْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍ
أَيْنَ ٱلْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا۟ ٱلْإِنسَٰنُ

اللہ سبحانہ نے حساب کتاب اور جزاو سزا کے دن کی قسم اٹھائی ہے،

اس بات کی علامت ہے کہ ان کے ساتھ کچھ خاص واقعہ منسلک ہے جس کی طرف ہم سب کو توجہ کرنی چاہیئے

انسان کا اس دن کس صورتِ حال سے واسطہ ہوگا اور کیا کچھ کائنات پر بیت جائے گی اور انسان کی کیفیت کیا ہوگی

جب وہ بے قرار کردینے والے زلزلے دیکھے گا تو پکار اٹھے گا "أَيْنَ الْمَفَرُّ" کہ میں کہاں بھاگ کر جاؤں

قیامت کے دن کی ہولناکیوں کو آنکھوں سے دیکھ کر انسان کا حیران و پریشان ہو جائے گا اور اسے بتایا جائے گا کہ پناہ کی کوئی جگہ نہیں ہے آج تو رب کے سامنے کھڑے ہونا ہے ، آج تو رب سے ملاقات کا دن ہے جس نے پیدا کیا جس نے ساری نعمتیں دیں اور جس نے ہدایت کے لیے پیغمبر بھیجے اور جس کی طرف واپس لوٹ جانے کا سبق انہوں نے دیا آج اس ملاقات کے لیئے جس نے تیاری کی وہی کامیاب ہے اور جس نے اس دن کی ملاقات کو بھلائے رکھا اس کے لئے ناکامی ہے

قیامت کے دن کے حالات

- دنیا فانی ہے
- دنیا کا خاتمہ اور قیامت کا آغاز
- قیامت آنے پر نظام فلکی میں تغیرات
- آسمان کی حالت
- سورج ، چاند اور ستاروں کی حالت
- نظام ارضی میں تغیرات
- زمین کی حالت
- پہاڑوں کی حالت
- سمندروں کی حالت
- صور پھونکا جانا

دنیا فانی ہے

دنیا آزمائش کا گھر اور فنا ہوجانے والی

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا () وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا [الکھف:8-7]

جو کچھ زمین پر موجود ہے اسے ہم نے اس کی زینت بنا دیا ہے تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔یہ جو کچھ زمین پر ہے ہم اسے ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔

یعنی ایک وقت آئے گا کہ یہ دنیا اپنی تمام تر رونقوں سمیت فنا ہوجائے گی اور روئے زمین ایک چٹیل اور ہموار میدان کی طرح ہوجائے گی۔ [تفسیر احسن البیان]

ہر چیز کا فنا ہوجانا سوائے اللہ کی ذات اور اس کے چہرے کے

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (القصص:88)

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، سوائے اس کے چہرے کے، اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

دنیا کی زندگی کی مثال

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا (الکھف:45)

اور ان کے لیے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر، جیسے پانی، جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے ساتھ زمین کی نباتات خوب مل جل گئی، پھر وہ چورا بن گئی، جسے ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ [یونس:24]

دنیا کی زندگی کی مثال تو ایسے ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین کی نباتات خوب گھنی ہوگئی جس سے انسان بھی کھاتے ہیں اور چوپائے بھی۔ حتیٰ کہ زمین اپنی بہار پر آگئی اور خوشنما معلوم ہونے لگی اور کھیتی کے مالکوں کو یقین ہوگیا کہ وہ اس پیداوار سے فائدے اٹھانے پر قادر ہیں تو یکایک رات کو یا دن کو ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اس کو کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بنا دیا۔ جیسے کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اسی طرح ہم اپنی آیات ان لوگوں کے لئے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو کچھ غورو فکر کرتے ہیں۔

دنیا محض ایک عارضی دھوکہ

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

(آل عمران:185)

ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمھیں تمھارے اجر قیامت کے دن ہی پورے دیے جائیں گے، پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقینا وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔

دنیا پیٹھ پھیر کر جانے والی

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دنیا پیٹھ پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت سامنے آ رہی ہے۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو، اور دنیا کے چاہنے والے نہ بنو، کیونکہ آج تو عمل (کا موقع) ہے اور حساب نہیں ہے اور کل حساب ہو گا اور عمل (کا موقع) نہیں رہے گا۔

[صحیح البخاری: بَاب فِي الْأَمَلِ]

دنیا فانی اور آخرت باقی رہنے والی

فضیل کہتے ہیں کہ اگر دنیا سونے کی ہوتی جس کے لیے فنا ہو جانا ہوتا اور آخرت مٹی کی ٹھیکریوں کی ہوتی جس کو باقی رہنا ہوتا تو ہمیں چاہیے کہ اس فنا ہونے والے سونے کی بجائے باقی رہنے والی ٹھیکریوں کو اختیار کریں۔

دنیا کا خاتمہ اور قیامت کا آغاز

زمین و آسمان میں تغیر پیدا ہونا

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ابراھیم:48)

جس دن یہ زمین اور زمین سے بدل دی جائے گی اور سب آسمان بھی اور لوگ اللہ کے سامنے پیش ہونگے، جو اکیلا ہے، بڑا زبردست ہے۔

قیامت کا حال بہت سنگین ہے یہ کائنات تبدیل ہو جائے گی۔

یہ ہولناک تبدیلیاں جو قیامت کے دن برپا ہوں گی اس میں تمام کائنات شامل ہوگی۔

وقوع قیامت کی ہولناکیاں

زمین و آسمان پر بھاری دن

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

(الأعراف:187)

وہ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اس کا قیام کب ہوگا ؟ کہہ دیجیے اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے، اسے اس کے وقت پر اس کے سوا کوئی ظاہر نہیں کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری واقع ہوئی ہے، تم پر اچانک ہی آئے گی۔ تجھ سے پوچھتے ہیں جیسے تو اس کے بارے میں خوب تحقیق کرنے والا ہے۔ کہہ دیجیے اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ایک عظیم دن

أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ () لِيَوْمٍ عَظِيمٍ () يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (المطففين:6-4)

کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ بیشک وہ اٹھائے جانے والے ہیں۔ ایک بڑے دن کے لیے۔ جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے

دہشت ناک اور تلخ دن

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ() إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ() يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ

[القمر:48-46]

بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت زیادہ بڑی مصیبت اور زیادہ کڑوی ہے۔ یقینا مجرم لوگ بڑی گمراہی اور دیوانگی میں ہیں۔ جس دن وہ آگ میں اپنے چہروں پر گھسیٹے جائیں گے، چکھو آگ کا چھونا۔

سنگین حادثات کا دن

الْقَارِعَةُ () مَا الْقَارِعَةُ () وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ(القارعۃ:3-1)

وہ کھٹکھٹانے والی۔کیا ہے وہ کھٹکھٹانے والی ؟اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ کھٹکھٹانے والی کیا ہے ؟

قیامت کا نام "القارعۃ" اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ اپنی ہولناکیوں کی شدت اور اپنے سنگین حادثات کی وجہ سے دلوں کو جھنجھوڑ دے گی۔

چھاجانے والی مصیبت کا دن

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى () يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى

(النازعات:35-34)

پھر جب وہ ہر چیز پر چھاجانے والی سب سے بڑی مصیبت آجائے گی۔جس دن انسان یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی۔

بہت زیادہ مصیبت والا دن

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا

(الانسان:7)

جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہو گی۔

بانجھ دن

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ (الحج:55)

اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہمیشہ اس کے بارے میں کسی شک میں رہیں گے، یہاں تک کہ ان کے پاس اچانک قیامت آجائے، یا ان کے پاس اس دن کا عذاب آجائے جو بانجھ (ہر خیر سے خالی) ہے۔

بچوں کو بوڑھا کرنے والا دن

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا () السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا (المزمل:18-17)

پھر تم کیسے بچو گے اگر تم نے کفر کیا، اس دن سے جو بچوں کو بوڑھے کر دے گا۔ اس میں آسمان پھٹ جانے والا ہے، اس کا وعدہ ہمیشہ سے (پورا) ہو کر رہنے والا ہے

حاملہ عورتوں کے حمل گرا دینے والا دن

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ () يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (الحج:2-1)

لوگو ! اپنے رب سے ڈرتے رہو بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اس سے غافل ہوجائے گی جسے اس نے دودھ پلایا اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور آپ لوگوں کو نشے میں دیکھیں گے ، حالانکہ وہ ہرگز نشے میں نہیں ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

تیوریاں چڑھانے والا دن

إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا () فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا [الانسان:11-10]

یقینا ہم اپنے رب سے اس دن سے ڈرتے ہیں جو بہت منہ بنانے والا، سخت تیوری چڑھانے والا ہوگا۔پس اللہ نے انھیں اس دن کی مصیبت سے بچا لیا اور انھیں انوکھی تازگی اور خوشی عطا فرمائی۔

اس دن کی شدت سے دلوں کا پلٹ جانا

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ

[النور:37]

وہ مرد جنھیں اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید و فروخت، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی

دلوں کا کانپنا اور آنکھوں کا جھک جانا

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ () تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ () قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ () أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ [النازعات:9-6]

جس دن ہلا ڈالے گا سخت ہلانے والا (زلزلہ)۔ اس کے بعد ساتھ ہی پیچھے آنے والا (زلزلہ) آئے گا۔ کئی دل اس دن دھڑکنے والے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

کانوں کا بہرہ ہو جانا

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ () يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ () وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ () وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ () لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ (عبس:37-33)

پس جب کانوں کو بہرا کرنے والی (قیامت) آجائے گی۔ جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ (سے)۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ اس دن ان میں سے ہر شخص کی ایک ایسی حالت ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا بنا دے گی۔

کلیجوں کا منہ کو آجانا

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ [غافر:18]

اور انھیں قریب آنے والی گھڑی کے دن سے ڈراؤ جب غم کے مارے کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے، ظالموں کے لیے نہ کوئی دلی دوست ہو گا اور نہ کوئی سفارشی، جس کی بات مانی جائے

انسان کا اس دن کوئی جائے پناہ ڈھونڈنا

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ () فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ () وَخَسَفَ الْقَمَرُ () وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ () يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ () كَلَّا لَا وَزَرَ () إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ () يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ

[القیامۃ:6-13]

وہ پوچھتا ہے اٹھ کھڑے ہونے کا دن کب ہو گا؟ پھر جب آنکھ پتھرا جائے گی۔ اور چاند گہنا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کر دیے جائیں گے۔ اور انسان اس دن کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ ہرگز نہیں، پناہ کی جگہ کوئی نہیں۔ اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا ٹھہرنا ہے۔ اس دن انسان کو بتایا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔

کوئی جائے پناہ نہ مل سکنا

اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَكِيرٍ

(الشوریٰ:47)

اپنے رب کی دعوت قبول کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس کے ٹلنے کی اللہ کی طرف سے کوئی صورت نہیں، اس دن نہ تمہارے لیے کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تمہارے لیے انکار کی کوئی صورت ہوگی۔

مکر و فریب کسی کام نہ آنا

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ

(الطور:46)

جس دن نہ ان کی چال ان کے کسی کام آئے گی اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

کوئی عہدہ و منصب کام نہ آنا

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ () إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (الشعراء:89-88)

جس دن نہ کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے۔ مگر جو اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آیا۔

کسی رشتے کا کام نہ آنا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ (لقمان:33)

اے لوگو ! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو کہ نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی ایسا ہوگا جو اپنے باپ کے کسی کام آنے والا ہو۔ یقینا اللہ کا وعدہ سچ ہے، تو کہیں دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں وہ دغا باز اللہ کے بارے میں تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔

قیامت آنے پر نظام فلکی میں تغیرات
آسمان کی حالت

آسمان کا لرزنا

يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا (الطور:9)

جس دن آسمان لرزے گا، سخت لرزنا۔

آسمان کا رنگ بدل جانا

فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ

(الرحمن:37)

پھر جب آسمان پھٹ جائے گا، تو وہ سرخ چمڑے کی طرح گلابی ہو جائے گا

آسمان کا پھٹ جانا

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ (الانفطار:1)

جب آسمان پھٹ جائے گا۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا

(الفرقان:25)

اور جس دن آسمان بادل کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے اتارے جائیں گے، لگاتار اتارا جانا۔

آسمان کا دروازے دروازے ہونا

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا (النبأ:19)

اور آسمان کھولا جائے گا تو وہ دروازے دروازے ہو جائے گا۔

آسمان کی کھال اتاری جانا

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ (التکویر:11)

اور جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی۔

آسمان کا پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جانا

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ (المعارج:8)

جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔

آسمان میں دھواں

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ () يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ (الدخان:11-10)

سو انتظار کر جس دن آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے

آسمان کا آگ برسانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو جب اٹھایا جائے گا تو آسمان گویا ان پر آگ برسا رہا ہوگا۔

[مسند احمد:13814]

سورج، چانداور ستاروں کی حالت

سورج کا لپیٹ دیا جانا اور چاند کا گہنا جانا

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ [التکویر:1]

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔

وَخَسَفَ الْقَمَرُ () وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

[القیامۃ:9-8]

اور چاند گہنا جائے گا اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے

ستاروں کا بے نور ہو جانا اور بکھر کر گر جانا

فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ [المرسلات:8]

جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔

وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ [الانفطار:2]

اور ستارے بکھر کر گر پڑیں گے۔

نظام ارضی میں تغیرات

زمین کی حالت

"الأرض" ۔۔یہ زمین کسی اور زمین سے تبدیل کردی جائے گی ،

زمین میں جو کچھ ہوگا جیساکہ مردے، خزانے، رزق اور ہر چیز باہر نکال دی جائے گی،

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ (الانشقاق:4) اور اس میں جو کچھ ہے اسے باہر پھینک دے گی اور خالی ہوجائے گی۔ [أحداث یوم القیامۃ بالترتیب - موضوع]

اللّٰہ کے ڈر سے زمین کا کانپنا

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا

[المزمل:14]

جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ بھربھری ریت کے پھسلتے ہوئے تودے بن جائیں گے۔

زمین کا ہچکولے لینا

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا

[الواقعۃ:4]

جب زمین یکبارگی ہلائی جائے گی۔

ریزہ ریزہ ہونا

وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً

[الحاقة:14]

اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

پھیلا کر برابر کر دیا جانا

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا () لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا [طہ:107-106]

اور زمین کو ایسا صاف میدان بنا دے گا۔ کہ آپ اس میں کوئی نشیب و فراز نہ دیکھیں گے۔

اپنے خزانے باہر نکالنا

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا () وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا

[الزلزلة:2-1]

جب زمین اپنی پوری شدت سے ہلا دی جائے گیاور وہ اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال باہر کرے گی۔

پہاڑوں کی حالت

زمین اور پہاڑوں کا ٹکرایا جانا

وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً

(الحاقۃ:14)

اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھایا جائے گا، پس دونوں ٹکرا دیے جائیں گے، ایک بار ٹکرا دینا۔

پہاڑوں کا سراب بن جانا

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (النبأ:20)

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ سراب بن جائیں گے۔

دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہوجانا

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ (القارعۃ:5)

اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔

ریت کی طرح ہوجانا

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا (المزمل:14)

جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ گرائی ہوئی ریت کے ٹیلے ہوجائیں گے۔

غبار کی طرح اڑجانا

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا () فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا

(الواقعۃ:6-5)

اور پہاڑ ریزہ ریزہ کردیے جائیں گے، خوب ریزہ ریزہ کیا جانا۔ پس وہ پھیلا ہوا غبار بن جائیں گے۔

سمندروں کی حالت

سمندر کا بھڑکنا اور پھٹنا

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ [التکویر:6]

اور سمندر بھڑکائے جائیں گے۔

وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ [الانفطار:3]

اور سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے۔

صور پھونکا جانا

صور پھونکنے پر ایمان لانا

جیساکہ آخرت پر ایمان لانے میں موت اور موت کے بعد والے حالات جیساکہ قبر کا فتنہ اور قبر کی نعمتیں یا اس کا عذاب اور اللہ سے ملاقات، قبروں سے اٹھایا جانا، حشر میں کھڑا ہونا اور قبروں سے کھڑا ہونا داخل ہے اسی طرح اس ایمان لانے میں صور اور اس میں پھونکے جانے پر ایمان لانا بھی داخل ہے۔

صور پھونکے جانے کو اللہ نے خوف گھبراہٹ، بے ہوش ہو جانے اور قبروں سے اٹھ کھڑا ہونے کا سبب بنایا ہے۔

قیامت کی ابتدا صور پھونکنے سے ہونا

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ (ق:20)

اور صور میں پھونکا جائے گا، یہی عذاب کے وعدے کا دن ہے۔

بدترین لوگوں پر صور پھونکا جانا

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پرندوں جیسا ہلکا پن اور درندوں جیسی عقلیں رکھنے والے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، نہ اچھائی کو اچھا سمجھیں گے، نہ برائی کو برا جانیں گے، شیطان کوئی شکل اختیار کرکے ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: کیا تم میری بات پر عمل نہیں کرو گے؟ وہ کہیں گے: تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ وہ انہیں بت پوجنے کا حکم دے گا، وہ اسی حالت میں رہیں گے، ان کا رزق اترتا ہوگا، ان کی معیشت بہت اچھی ہوگی،

پھر صور پھونکا جائے گا، جو بھی اسے سنے گا وہ گردن کی ایک جانب کو جھکائے گا اور دوسری جانب کو اونچا کرے گا (گردنیں ٹیڑھی ہوجائیں گی)۔

[صحیح مسلم:7568]

صور کا معنی و مفہوم

لغوی معنی

اُنْفُخْ فِي النَّارِ

آگ میں پھونک مارو

اِلْمِنْفَاخ

دھونکنی

مجاہد کہتے ہیں کہ صور ایک چمڑے کی پھونکنی کی طرح ہے۔

صور ایک سینگ ہے

عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ! صور کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک سینگ ہے جس میں (قیامت کے دن) پھونک ماری جائے گی۔

[مسند أحمد:6507]

اصطلاحی معنی

یہ مخصوص وقت میں مخصوص فرشتے کی طرف سے مخصوص پھونک ہے

صور پھونکنے کا وقت

صور پھونکنے والے فرشتے کا اللہ کے حکم کے لیے کان لگائے ہونا

ابن عباس نے اللہ کے اس فرمان فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کس طرح نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے اپنا منہ صور سے لگا رکھا ہے اپنی پیشانی جھکا رکھی ہے اور کان متوجہ کر رکھے ہیں کہ کب اسے حکم ہوتا ہے اور وہ اس میں پھونکے؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا: ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا: کہو حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم اللہ پر ہی بھروسا رکھتے ہیں۔

[مسند أحمد:3008]

ذمہ دار فرشتہ

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: صور پھونکنے والے فرشتے کو جب سے یہ ذمہ داری دی گئی ہے وہ تب سے تیار حالت میں اپنی آنکھیں عرش کی طرف لگائے ہوئے ہے اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں حکم ملنے سے پیشتر اسکی نگاہ ادھر ادھر نہ ہو جائے گویا کہ اسکی آنکھیں دو روشن ستارے ہیں۔

[السلسلۃ الصحیحۃ: 1078]

صور کا اچانک پھونکا جانا

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: قیامت اس حال میں آئے گی کہ دو آدمی کپڑا درمیان میں (خریدوفروخت کے لئے) پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ ابھی خریدوفروخت بھی نہیں ہوئی ہو گی اور نہ انہوں نے اسے لپیٹا ہی ہو گا (کہ قیامت قائم ہو جائے گی)۔

اور قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آرہا ہو گا اور اسے پی بھی نہیں سکے گا۔

اور قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا حوض تیار کرارہا ہو گا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا۔

قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھا بھی نہ پائے گا۔

[صحیح البخاری: 6506]

جمعہ کے دن صور پھونکا جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم کو پیدا کیا گیا اور اسی دن وہ فوت ہوئے اسی دن صور پھونکا جائے گا اور بے ہوشی طاری کی جائے گی۔

[سنن أبي داود:1049]

نبی ﷺ کا تہجد کے وقت لوگوں کو صور پھونکنے سے خبردار کرنا

ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو۔ صور کا وقت آگیا ہے پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی پھونکا جائے گا اور موت اپنے پیش آنے والے حالات کے ساتھ آپہنچی ہے

[سنن الترمذي:2457]

صور پھونکنے والا فرشتہ اپنی پیدائش کے وقت سے صور تھامے ہوئے ہے

صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے گا؟

دو مرتبہ صور پھونکا جانا

قرآن میں دو نفخوں کا ذکر

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ

(الزمر:68)

اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہوں گے، مر کر گر جائیں گے مگر جسے اللہ نے چاہا، پھر اس میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو اچانک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔

پہلا نفخہ زندوں کو مارنے کے لیے اور دوسرا مردوں کو زندہ کرنے کے لیے

۱۔ پہلے نفخہ کی کیفیت

پہلے صور کی شدت

دہشت و خوف کے لیے جو پھونک ماری جائے گی یہ قیامت کے دن کے آجانے کی ابتدا ہوگی جیساکہ وارد ہوا ہے اسی وجہ سے لوگ سنگین اور ہولناک کام دیکھیں گے۔ [كم عدد مرات النفخ في الصور - شبكة الألوكة]

پہلے صور کے بعد زمین وآسمان میں تباہی مچ جانا

پس اللہ پہاڑوں کو چلائے گا تو وہ بادلوں کی طرح گزریں گے پھر ریت بن جائیں گے پھر زمین اپنے باسیوں پر زلزلہ برپا کردے گی تو یہ ایسے ہوجائے گی جیساکہ کوئی کشتی سمندر میں ڈالی گئی ہو اور اس سے سمندر کی لہریں ٹکرا رہی ہوں اور یہ اپنے باسیوں کے ساتھ الٹی ہوجائے گی جیساکہ چھت کے ساتھ قندیل لٹکا ہوتا ہے اور ہوائیں اس کو دائیں بائیں ہلاتی ہیں۔

یہی ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا:يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ. تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ. قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ [النازعات:8-6]

جس دن ہلا ڈالے گا سخت ہلانے والا (زلزلہ)۔اس کے بعد ساتھ ہی پیچھے آنے والا (زلزلہ) آئے گا۔ کئی دل اس دن دھڑکنے والے ہوں گے۔

زمین و آسمان کی ہر چیز کا متاثر ہونا

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ () وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً () فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ () وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ () وَالْمَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ [الحاقۃ:17-13]

پھر جب صور میں ایک دفعہ پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ تو اس دن ہونے والا واقعہ پیش آجائے گا۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے آپ کے رب کے عرش کو اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

ایک چیخ کی آواز

مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ () فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ () وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ (یس:51-49)

وہ انتظار نہیں کر رہے مگر ایک ہی چیخ کا، جو انھیں پکڑلے گی جب کہ وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔ پھر وہ نہ کسی وصیت کی طاقت رکھیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آئیں گے۔ اور صور میں پھونکا جائے گا تو اچانک وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے۔

بغیر وقفہ کے صور پھونکا جانا

وَمَا يَنْظُرُ هَؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ

(ص:15)

اور یہ لوگ کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہے سوائے ایک سخت چیخ کے، جس میں کوئی وقفہ نہ ہوگا۔

{ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ }فِي الْأُولَى [صحیح البخاری]

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ (اس دن کوئی رشتہ ناطہ باقی نہ رہے گا) یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پہلا صور پھونکا جائے گا۔

صور کی آواز اتنی شدید ہوگی کہ اسے سنتے ہی لوگ ہلاک ہوجائیں گے

بادشاہی ساری کی ساری اللہ کے لیے ہونا

اللہ سبحانہ وتعالی کے سوا ہر ذی روح ہلاک ہوجانا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ () وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمن:27-26)

اس (زمین) پر موجود ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو بڑی شان اور عزت والا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی نفخہ اول کے بعد پکاریں گے "دنیا کے جبار کہاں ہیں ؟"

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟
پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر لپیٹے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟

[صحیح مسلم:7228]

2۔ دوسرے نفخہ کی کیفیت

دو صور پھونکے جانے کے درمیان فاصلہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس فاصلہ ہوگا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا چالیس دن مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ پھر پوچھا: کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ پھر پوچھا: کیا چالیس سال مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

[صحیح البخاری:4935]

دوسرا صور لوگوں کو جمع کرنے کی غرض سے صور پھونکا جانا

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا (الکھف :99)

اور اس دن ہم ان کے بعض کو چھوڑیں گے کہ وہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوجائیں گے اور صور میں پھونکا جائے گا تو ہم ان کو جمع کریں گے، پوری طرح جمع کرنا۔

دوسری بار صور پھونکے جانے پر سب کا کھڑے ہوجانا

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ (یس:51)

اور صور میں پھونکا جائے گا تو اچانک وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے۔

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا (طٰہٰ:102)

جس دن صور میں پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اس دن اس حال میں اکٹھا کریں گے کہ نیلی آنکھوں والے ہوں گے۔

ایک ڈانٹ سے سب کو دوبارہ اٹھایا جانا

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ () وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَذَا يَوْمُ الدِّينِ [الصافات:20-19]

سو وہ بس ایک ہی ڈانٹ ہوگی، تو یکایک وہ دیکھ رہے ہوں گے۔ اور کہیں گے ہائے ہماری بربادی! یہ تو جزا کا دن ہے۔

لوگوں کا گروہ در گروہ اٹھنا

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا

[النباء:18]

جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم فوج در فوج آؤ گے۔

دوسری بار صور پھونکنے سے پہلے بارش ہونا

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کو فرماتے ہوئے سنا: پہلی بار صور پھونکے جانے کے بعد (سب لوگ بے ہوش ہوجائیں گے)۔۔۔۔ پھر اللہ ایک بارش نازل فرمائے گا جو ایک پھوار کے مانند ہوگی یا سایے کی طرح ہوگی۔ شک کرنے والے نعمان (بن سالم) ہیں، اس سے انسانوں کے جسم اگ آئیں گے، پھر صور میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی تو وہ سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے (زندہ ہوجائیں گے)۔

[صحیح مسلم:7568]

انسان کا اپنی ریڑھ کی ہڈی سے دوبارہ اٹھایا جانا

نبی ﷺ نے فرمایا: انسان کا ہر حصہ گل جائے گا سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

[صحیح البخاری:4935]

سب سے پہلے ہوش میں آنے والے

نبی ﷺ نے فرمایا: دوسری بار صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے سر اٹھانے والوں میں سے میں ہوں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ اس وقت عرش سے لگے کھڑے ہوں گے میں نہیں جانتا کہ وہ پہلے ہی سے اس طرح ہوں گے یا صور پھونکے جانے کے بعد (ہوش میں آ گئے ہوں گے)۔

[صحیح البخاری:4813]

سب سے پہلے نبی ﷺ کی قبر کا شق ہونا

نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں ہی تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا سب سے پہلے زمین مجھ سے ہی شق ہوگی (سب سے پہلے میری قبر کھلے گی)۔

[مسند احمد:10972]